جلد ۱۵ | ۱۵ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

پاکستان کا دفاع

پاکستان کے دفاع کا موضوع ہر مجلس میں زیر بحث آرہا ہے۔ ہر اخبار اس پر مضمون لکھ رہا ہے۔ اور ہر انجمن اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہی ہے۔ اس موضوع کے متعلق کئی سوال سوچنے والے ہیں۔ اور کئی مشکلات حل کرنے والی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ مسئلہ دیر تک لٹکایا جاسکتا ہے؟ کیا پاکستان کا مستقبل اس سوال کے فوری حل کا تقاضا نہیں کرتا۔ کیا پاکستان چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا نہیں۔ کیا اس کی طرف اغیار کی انگلیاں بُرے ارادوں سے نہیں اٹھ رہیں۔ اگر ایسا ہے۔ اور ضرور ہے تو ہمیں جلد سے جلد اس بارے میں کوئی تدبیر کرنی چاہیئے ؂

پاکستان کی کل فوج ۸۰ ہزار ہے۔ جس میں سے لڑنے والے سپاہی صرف ۴۳ ہزار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۴۳ ہزار آدمی پاکستان کی لمبی سرحد کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ اس لئے پاکستان کی فوج کی تعداد اور بھی کم کر دینی چاہیئے اور اسے زیادہ سے زیادہ مشینی جتھوں کی صورت میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جرمن کی جنگ میں یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مشینی جتھے نہایت ہی کارآمد ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ مشینی جتھے ایسے ہی ممالک میں کام آتے ہیں۔ جہاں دونوں طرف کثرت سے پختہ سڑکیں پائی جاتی ہوں۔ ہندوستان کے ملک میں پنجاب میں بڑی پکی سڑک تو ایک ہی ہے۔ باقی تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر معمولی قسم کی پکی سڑکیں آتی ہیں۔ اور اکثر کچے راستے ہیں۔ ایسی جگہ پر مشینی دستے عمدہ طور پر کام نہیں کر سکتے۔ اور نہ اپنے عقب کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ایسے ملک میں گھوڑ سوار فوج اور ٹیکل فوج اور پیدل فوج بڑی آسانی سے مشینی دستوں کا رستہ کاٹ سکتی۔ اور ان کے حملہ کو بیکار کرسکتی ہے۔ اس لئے جہاں پاکستان کو کچھ مشینی دستوں کی ضرورت ہے۔ وہاں اسے ایسی فوج کی بھی ضرورت ہے۔ جو بے سڑک والے علاقوں میں گھوڑوں پر سوار ہو کر دو سڑکوں کے درمیانی علاقہ کو صاف کرتی چلی جائے۔ اور مشینی فوج کے عقب کی حفاظت کر سکے۔ مگر یہ سوال تو اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ پاکستان حملہ آور کی حیثیت میں ہو۔ پاکستان تو کسی پر حملہ کرنے کی نیت ہی نہیں رکھتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بہترین جرنیلوں کا مقولہ ہے کہ بہترین دفاع حملہ ہے۔ اگر کوئی ہم پر حملہ کرے تو اس حملہ سے بچنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اس پر حملہ کر دیں۔ تو بھی ہم اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی فوج محض حملہ کرنے کی تدبیروں سے کامیاب نہیں ہو سکتی جرمن حکومت گزشتہ دونوں لڑائیوں میں محض اس لئے شکست کھا گئی۔ کہ اس نے صرف حملہ کی تیاریاں کی تھیں۔ دفاع کی کوئی تیاری اس نے نہیں کی تھی۔ دونوں دفعہ جب اس کا حملہ ناکام رہا۔ تو وہ دفاع کی قوت سے بھی محروم ہو گیا۔ کیونکہ دفاع کا پہلو اس نے مدنظر نہیں رکھا تھا۔ یہ پرانا مقولہ اب تک بھی درست چلا آرہا ہے۔ کہ جنگ دو سردار د جنگ میں کبھی انسان آگے بڑھتا ہے کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔ جب تک پیچھے ہٹنے کے لئے بھی پوری تدبیریں نہ کی گئی ہوں۔ کبھی کوئی فوج کامیاب نہیں ہوتی۔ پس صرف مشینی دستوں پر زور دینا پاکستان کے دفاع کو فائدہ نہیں پہنچائیگا کسی دشمن کے حملہ کی صورت میں اس کے حملہ کی شدت کو روکنے کے لئے بالمقابل حملہ کرنے میں تو یہ دستے کام آجائیں گے۔ لیکن ان کا فائدہ دیرپا اور دُور رس نہیں ہوگا۔ کیونکہ پاکستان کے ارد گرد جتنے ممالک ہیں۔ ان میں سڑکوں کا وسیع جال اس طرح نہیں پھیلا ہوا جس طرح یورپ میں پھیلا ہوا ہے۔ پس اس معاملہ میں یورپ کی نقل کرنا خواہ اس کا فیصلہ بڑے بڑے جرنیل ہی کیوں نہ کریں خلاف عقل اور نامناسب ہے۔ ہمارے نزدیک پاکستان کی فوج کا بڑھانا نہایت ضروری ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کی پاکستانی جرنیل ہی راہ نمائی کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت ہمارے پاس تجربہ کار افسر بہت کم ہیں۔ لیکن جہاں ناتجربہ کاری نقصان دہ ہوتی ہے۔ ہمدردی کی کمی اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ اگر جاں نثار اور تجربہ کار مل جائیں تو فبہا۔ لیکن اگر ایسے افسر نہ ملیں تو کم تجربہ کار لیکن جاں نثار افسر تجربہ کار لیکن بے تعلق افسر سے یقیناً بہت زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

پولینڈ جب روس اور جرمنی سے آزاد ہوا تو اس کے پاس تجربہ کار افسر نہیں تھے۔ کیونکہ نہ جرمن کی فوجوں میں پولش لوگوں کو بڑے عہدے ملتے تھے۔ اور نہ روسی فوجوں میں پولش لوگوں کو بڑے عہدے ملتے تھے اس وقت پولش نے اپنی فوجوں کی کمان ایک گوئیے کے سپرد کی۔ اور اس گوئیے نے تھوڑے بہت فوجی اصول سے واقف پولش افسروں کی مدد سے اپنے ملک کو آزاد کرالیا کیا پاکستان کے مسلمان افسر اس گوئیے سے بھی کم قابلیت رکھتے ہیں۔ اس گوئیے کی کیا قابلیت تھی صرف حب الوطنی۔ وطن کی محبت کے لیے انتہا جذبہ نے اس گوئیے کو ایک قابل جرنیل بنا دیا۔ کیا ہم یہ خیال کرسکتے ہیں۔ کہ پاکستانی فوج کے مسلمان افسروں کے دل سے وطن کی محبت کا جذبہ بالکل مفقود ہے؟ ہم مانتے ہیں کہ پرانی روایات کا اثر اب تک افسروں کے دل پر باقی ہے۔ ابھی ان کی حب الوطنی کی روح نے ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔ ابھی اپنی قوم کو سربلند و بالا کرنے کے جذبات ان کے دل میں پوری طرح نہیں اٹھے۔ مگر پھر بھی ایک پاکستانی پاکستانی ہی ہے۔ اپنے ملک کی خدمت کے علاوہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی جان بچانے کی خواہش بھی اسے زیادہ محنت سے کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر پاکستان پر کوئی حملہ ہو تو ایک پاکستانی جرنیل کو صرف اپنے ملک کی عزت کا ہی خیال نہیں ہوگا۔ بلکہ اسے یہ بھی نظر آرہا ہوگا۔ کہ اگر دشمن آگے بڑھا۔ تو اس کے ماں باپ اس کی بیوی اس کے بھائی اس کی بہنیں۔ اس کے بچے۔ اس کے دوسرے عزیزوں کے بچے۔ اس کے پڑوسی۔ اس کے املاک اس کی جائدادیں یہ سب تباہ و برباد

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھا مل بلڈنگ جودھا مل روڈ لاہور سے شائع کیا

ہو جائینگے۔ پس ملکی جذبہ کے علاوہ خاندان اور قرابت کے بچانے کا جذبہ بھی اس کے اندر کام کرتا ہوگا۔ پس ہمیں اس بات کی فکر میں زیادہ نہیں پڑنا چاہیئے۔ کہ ہمارے ملک کے آدمی ابھی پوری طرح تجربہ کار نہیں۔ جدید ٹرکی کے بانی کمال اتاترک صرف ایک کرنیل تھے لیکن وطنی محبت کے جذبہ میں سرشار رہ کر اس کرنیل نے بڑے بڑے جرنیلوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ فرانس کا مشہور مارشل شہنشاہ نپولین صرف فوج کا ایک لفٹنینٹ تھا۔ لیکن اس لفٹنٹ نے دنیا کے مشہور ترین جرنیلوں کی قیادت کی صرف اس لئے کہ اس کا دل وطن کی محبت کے جذبات سے سرشار تھا امریکہ کا پہلا پریذیڈنٹ اور پہلا کمانڈر انچیف جارج واشنگٹن محض ایک سویلین تھا۔ لیکن وطن کی محبت کے جذبات نے اس کے اندر وہ قابلیت پیدا کر دی۔ کہ بڑے بڑے جرنیلوں کی راہ نمائی کر کے اس نے اپنے ملک کو انگریزی غلبہ سے آزاد کروالیا۔ ہٹلر کا انجام چاہے کیسا ہی خراب ہوا ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ فوج میں صوبیداری کا عہدہ رکھنے والا دنیا کے بہترین جرنیلوں کے پیدا کرنے کا باعث ہوا۔ گورنگ محض ایک ہوا باز تھا۔ اور ہوا باز بھی ایسا جو ابھی صرف تجربہ ہی حاصل کر رہا تھا۔ مگر ملک کی محبت کے جذبات نے پائلٹ گورنگ کو دنیا کے سب سے زبردست ہوائی جہاز کے بیڑہ کا مارشل گورنگ بنا دیا۔ ہم کیوں خیال کریں۔ کہ پاکستان کے افسر حب الوطنی کے جذبہ سے بالکل عاری ہیں یقیناً ان میں بھی اپنے وطن پر جان دینے کی خواہش رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اگر انہیں موقع دیا جائے۔ کہ وہ اپنے ملک کی آزادانہ خدمت کریں۔ تو یقیناً وہ ملک کے لئے بہترین تعویذ اور فخر کا موجب ثابت ہونگے۔

فوج میں ایسے کام بھی ہو سکتے ہیں۔ جن کے لئے خاص فنون کے ماہروں کی ضرورت ہو۔ ایسے فنون کے ماہر بے شک باہر سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو بعض لڑنے والے افسر بھی باہر سے لئے جا سکتے ہیں لیکن یہ افسر ایسے نہیں ہونے چاہئیں۔ جو تقسیم ہند سے پہلے قائداعظم اور مسلم لیگ کو سو سو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اور ہم یقین کے طور پر جانتے ہیں۔ کہ ایسے انگریز افسر پاکستان کی فوج میں موجود ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسے انگریز افسر پاکستانی فوج میں نہ رہیں۔ بے شک اگر ضرورت ہو تو ان کو رکھا جائے۔ لیکن قومی دفاع کے اہم عہدوں پر انکو مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر فوجی افسر قومی دفاع کے اہم کام پر مقرر نہیں ہوتا۔ جس طرح دوسرے کاموں میں کوئی عہدہ اہمیت والا ہوتا ہے کوئی غیر اہمیت الاہمیت والا۔ یہی حال فوج کی بھی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب ایسے افسر دوسرے غیر اہم کاموں پر لگائے جا سکتے ہیں۔ تو کیوں انہیں ان کاموں پر لگا کر ایسے عہدے جو دفاع کے لحاظ سے بہت اہم ہیں مسلمان افسروں کے سپرد نہ کئے جائیں۔

مگر ایک اور بات بھی ہے۔ اگر یہ اصلاحات کر بھی دی جائیں۔ تب بھی پاکستان کی فوج پورے طور پر اپنی ملکی سرحدوں کا دفاع نہیں کر سکتی۔ پاکستان کی سرحد کوہ ہندوکش سے شروع ہو کر مانسہرہ۔ ہزارہ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات اور سیالکوٹ کے ساتھ ہوتی ہوئی سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ بہاولپور۔ سکھر۔ خیرپور سے گزرتی ہوئی امرکوٹ کی تحصیل کے خاتمہ پر سمندر سے جا کر ملتی ہے۔ اس تمام سرحد کی لمبائی کوئی ایک ہزار میل کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی وہ سرحد بھی ہے۔ جو افغانستان کے ساتھ ملتی ہے۔ اگر خدا کرے کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائے۔ تو پاکستان کی سرحد چھوٹی ہو کر چھ سو میل کے قریب رہ جائے گی۔ لیکن اگر کشمیر نہ ملا تو ہزار میل کی سرحد ہوگی۔ اگر لڑنے والی فوج ۲۴ ہزار ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ صرف ایک یا ڈیڑھ ڈویژن یعنی ۱۲ یا ۱۸ ہزار آدمی اگلی صف میں کام کر سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیئے کہ ایک میل کی حفاظت کے لئے ہمارے پاس ۱۲ یا ۱۸ سپاہی ہیں۔ فرانس کی جرمن سے جو سرحد ملتی تھی۔ وہ کوئی اڑھائی سو میل کے قریب تھی۔ اور جرمن کی جو سرحد روس سے ملتی تھی۔ وہ بھی کوئی تین ساڑھے تین سو میل تھی۔ ان پانچ چھ سو میل کی سرحدات کے لئے جرمن نے ۸۰ لاکھ فوج تیار کی تھی۔ اسی طرح فرانس نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ۷۰ لاکھ فوج تیار کی تھی۔ اگر ان فوجوں کا بیس فیصدی حصہ ایک وقت میں جنگی محاذ پر لڑتا ہو۔ تو جرمن کی سرحدوں کے ہر میل کی حفاظت کے لئے تین ہزار آدمی کا ایک وقت میں انتظام تھا۔ لیکن پاکستانی حدود میں فی میل کی حفاظت کے لئے صرف ۱۸ آدمی مہیا ہو سکیں گے۔ فرق ظاہر ہے اور نتائج کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہیں یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ لیکن جب مشکلیں پڑتی ہیں۔ جب قوموں کی زندگی اور موت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو حکومتوں اور ملک کے باشندوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ روپیہ کی عدم موجودگی کی صورت میں وہ قومی کاموں کو قومی قربانیوں سے پورا کریں۔ پاکستان کے لئے اس سے زیادہ نازک وقت اور کونسا ہوگا۔ اگر پاکستان کے باشندے اب بھی بیدار نہ ہوئے تو کب بیدار ہوں گے یہ جو ۲ لاکھ آدمی بے کار مشرقی پنجاب میں مارا گیا ہے۔ اور وہ اربوں کی جائدادیں جو مشرقی پنجاب میں تباہ ہوئی ہیں۔ اگر وہی آدمی اور وہی جائدادیں اور وہی روپیہ ملکی دفاع میں صرف کیا جاتا تو پاکستان یقیناً ایک لمبے عرصہ کے لئے اپنے ملک کی بنیادوں کو مضبوط کر لیتا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ کیا صورت ہے۔ جس سے یہ ضرورت پوری کی جا سکے۔ ہم اس بارہ میں اپنے خیالات اگلے مقالہ میں انشاء اللہ ظاہر کرینگے۔

اِن خوشکن بیانات سے حاصل؟

بے شک پنڈت نہرو اور گاندھی جی اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کا کوئی پروگرام ہندوستانی حکومت کے پیش نظر نہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو ان بزرگوں کی آواز میں کوئی اثر نہیں رہا۔ اور یا پھر ہمیں اپنی خواہشات اور حسن ظنی کے خلاف یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ دونوں یوپی کے لیڈر یا تو خود دھوکا کھا رہے ہیں۔ اور یا پھر دیدہ دانستہ بیرونی دنیا کے دلوں پر ہندوستانی حکومت کی نیک نیتی کا غلط تصور جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جو مظالم ہندوستان خاصکر مشرقی پنجاب کی مسلم آبادی پر توڑے گئے ہیں۔ اور ابھی تک توڑے جا رہے ہیں۔ ان پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ پنڈت نہرو اور گاندھی جی تک صحیح حالات نہ پہنچتے ہوں۔ اگرچہ خود ہندوستانی حکومت کے اشاعتی اور نشری ذرائع پاکستان پر سارا بوجھ ڈالنے اور ہندوستانی حکومت کی بریت ثابت کرنے پر استعمال ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ غیر ملکی نامہ نگاروں پر بھی کئی طرح سے اثر ڈالنے کی پوری پوری منظم کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے یہ لیڈر ہندوستانی ہونے اور ہندوستانی سیاست کی جدوجہد کا مرکز ہونے کے باعث اصل حالات سے نابلد خیال نہیں کئے جا سکتے۔ یہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اصل حالات جانیں۔ اور واقعات کی بناء پر نتائج اخذ کریں۔ اس مہم کو سرانجام دینے کی سعی کریں ورنہ محض بیان پر بیان دیتے چلے جانے سے تو نہ کوئی اصلاح ممکن ہے۔ اور نہ ان کی بے رورعایتی کا یقین پیدا ہو سکتا ہے۔

ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں کہ کس طرح غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے۔ ۱۰ اکتوبر کو آل انڈیا ریڈیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور اس عجیب و غریب اعلان کی صحت کی ذمہ داری جنرل تھمایا پر ڈالی گئی ہے۔ جنرل تھمایا کا نام سنکر کون ہے جو اس کو درست نہ تسلیم کرے گا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ اعلان نہ صرف سراسر غلط ہے۔ بلکہ ایک ذمہ دار اعلیٰ فوجی افسر کے وقار کو بھی سخت مجروح کرنے والا ہے۔ جو لوگ قادیان کے اصل حالات سے واقف ہیں۔ اور جنہوں نے ان شدید مظالم کا خود اپنی جان پر تجربہ کیا ہے۔ وہ آل انڈیا ریڈیو تو خیر خود جنرل تھمایا کے متعلق کیا خیال کریں گے۔

اس سے انڈین یونین کو وقتی فائدہ تو شائد اس قدر پہنچ جائے۔ کہ وہ امریکہ اور برطانیہ کے سامنے کچھ عرصہ کے لئے سرخی کی جھلک اپنے چہرے پر دکھا سکے۔ مگر جس مرض کا علاج کرنے کے لئے گاندھی جی اور نہرو جی نت نئے طریقوں سے بیان شائع فرما رہے ہیں۔ وہ مرض اس طرح ٹھیک کالم نہیں ہو گا۔ باہر کی دنیا غلط پروپیگنڈا کی فوقیت کی وجہ سے حقیقت کو جانے یا نہ جانے۔ لیکن جن لوگوں سے اس کا براہ راست تعلق ہے۔ ان کی نظر میں ایسی حکومت اور اس کے لیڈروں کا کوئی وقار نہیں رہتا۔ اور وہ ایسے بیانوں کی پرکاہ کے برابر بھی پروا نہیں کرتے اس طرح لیڈروں کی سعی و کوشش جو خواہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی ہو۔ نہ صرف بالکل رائیگاں جاتی ہے۔ بلکہ اور بھی الجھنیں ڈال دیتی ہے۔

اس لئے ہم پنڈت نہرو جی اور گاندھی جی سے التماس کرتے ہیں۔ کہ یا تو وہ اس مہم کو چھوڑ دیں۔ اور یا پھر کوئی مؤثر عملی قدم اٹھائیں۔ ورنہ جو کچھ سردار پٹیل اور ماسٹر تارا سنگھ کی پالیسی کے ماتحت ہندوستان کے مسلمانوں پر ہو رہا ہے آپ محض ان خوشکن بیانات کی بناء پر بری الذمہ نہیں ٹھہر سکتے۔

دعائے مغفرت

افسوس ہے کہ مولوی محمود سکندر صاحب ۱۳ اکتوبر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم واقف زندگی اور موصی تھے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۱۳/۱۰ و اخاء آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب فرمایا۔ اور اسے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور اصلاح کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ حضور کے ارشاد کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں ہماری جماعت میں ایسے مخلص اور قربانی کرنے والے لوگ موجود ہیں جن کے اخلاص اور قربانی کا غیر بھی اعتراف کرتے ہیں۔ وہاں ایک طبقہ ایسا بھی موجود ہے۔ جو اپنے فرائض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی اور غفلت سے کام لے رہا ہے۔

قربانی اور اخلاص کا قابلِ رشک مظاہرہ کرنے والے طبقہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ غیر بھی اس طبقہ کے اخلاص سے متاثر ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ ہوائی جہاز کے محکمہ کے بعض احمدی نوجوانوں نے اپنے افسر کو کہا کہ خواہ رخصت ملے یا نہ ملے وہ بہرحال اپنے مرکز قادیان کی حفاظت کے لئے ضرور جائیں گے تو اس افسر نے ان کی غیر حاضری میں اعتراف کیا کہ یہی وہ نوجوان ہیں جو آئندہ اسلام کی خدمت کے لئے کام آسکتے ہیں۔ ایک دوسرے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قادیان سے آنے والے ٹرک کے ایک یورپین یہودی افسر نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اعتراف کیا کہ میں نے قادیان میں جو نوجوان دیکھے ہیں وہ ان یہودی نوجوانوں سے بھی زیادہ بہادر ہیں جنہیں فوجی طور پر ٹرینڈ کیا گیا ہے اور جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ اس افسر نے کہا آپ کے نوجوانوں نے اگر اپنی جانیں دے دیں۔ تو بے شک ان کی موت شاندار موت ہو گی۔ لیکن میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ انہیں مرنے نہ دیں کیونکہ اگر وہ زندہ رہے تو ان کی زندگی ان کی موت سے بھی زیادہ شاندار ہو گی۔

حضور نے فرمایا جہاں ایک طبقہ کا یہ حال ہے۔ کہ غیر بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں وہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو سخت غفلت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ چنانچہ لاہور کی جماعت کا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ یہ جماعت قادیان کے دروازے پر موجود تھی پھر بھی چندہ حفاظت مرکز کے سلسلے میں اس نے ابھی تک وعدوں کی لسٹیں بھی مکمل نہیں کیں حالانکہ ہندوستان کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دیگر ممالک سے بھی یہ لسٹیں آچکی ہیں اس طرح قادیان کی حفاظت کے سلسلے میں جہاں ملک کے دور دراز حصوں مثلاً بنگال۔ منگلور بمبئی وغیرہ سے اطلاعات آچکی ہیں کہ وہ مرکز کی حفاظت کے لئے آدمی بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں لاہور کا یہ حال ہے کہ اب کہیں جا کر ۲۵ آدمی قادیان کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بھی ۱۷ اشخاص تو سرے سے گئے ہی نہیں اور باقی جو آٹھ آدمی آئے ان میں سے بھی بعض نے مختلف عذرات پیش کر دیئے ہیں۔ حضور نے جماعت لاہور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بھلا ایسی جماعت کا کیا فائدہ جو ہر معاملہ میں نہایت برا نمونہ دکھاتی ہو۔ تمہارے سامنے ہزاروں احمدی پناہ گزین آ رہے ہیں لیکن تم نے کبھی انہیں ایک وقت کا کھانا کھلانے بلکہ پانی تک پلانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی میں نہیں سمجھتا کہ کون سے ذریعے سے ایسی جماعت کو بیدار کیا جائے۔ آج میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی اصلاح کرو اور اپنی اصلاح کرو اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے۔ تو یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہو گا۔ ورنہ یاد رکھو خدا کو تو تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ خدا کا لگایا ہوا بیج بہرحال مٹ نہیں سکتا۔ نہ دشمنوں کی دشمنی سے اور نہ دوستوں کی بے اعتنائی سے۔ یہ بہرحال بڑھے گا۔ اور پھلے پھولے گا۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ چاہے دین کی خدمت کے کام میں شریک ہو کر ثواب حاصل کر لو اور چاہے اسی طرح غفلت سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لو میرا کام تو سمجھانا تھا سو میں نے سمجھا دیا ہے

خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(از حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان حال نزیل لاہور)

خدا تعالیٰ کی وحی غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ سب سے پہلے قرآن شریف میں نازل ہوئی۔ جبکہ مشرقی رومی سلطنت نے جو عیسائی تھی ایرانی حکومت کے ہاتھ جو مشرک تھی۔ شام میں سخت شکست کھائی اور ان کی طاقت ٹوٹ گئی اس وقت مکہ کے مشرک خوش ہوئے انہوں نے اس سے اپنے لئے نیک فال لی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کا کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کہ اگرچہ رومی سلطنت نے اس وقت قریب کی زمین یعنی ملک شام میں شکست کھائی ہے لیکن جلد ہی چند سال کے اندر رومی سلطنت پھر غالب آئے گی اس وقت اگرچہ بظاہر حالات رومی سلطنت کے دوبارہ غلبہ پانے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے واسطے ایسے سامان کئے کہ ہرقل قیصر روم کو شکست کھانے کے بعد پھر فتوحات حاصل ہونی شروع ہوئیں اور اس نے نہ صرف اپنا مفتوحہ علاقہ دوبارہ فتح کر لیا بلکہ اس کی فوجیں ایرانی حکومت کے علاقے میں داخل ہو گئیں اس طرح مقررہ میعاد کے اندر خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور رومی سلطنت مغلوب ہونے کے بعد پھر اپنے دشمن پر غالب آگئی۔

پھر اس زمانہ میں یہی وحی دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوئی۔ اور اس زمانہ میں اس پیشگوئی کا ظہور دو دفعہ واقع ہوا پہلی دفعہ جنگ بلقان میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی جبکہ سلطنت روم یعنی ٹرکی نے بلقان کی ریاست کے ہاتھ سے اپنے دارالخلافہ کے قریب کی زمین میں سخت شکست کھائی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جلد ہی ترکوں کو فتح دی اور انہوں نے ایڈریانوپل کو دوبارہ فتح کر لیا

گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں دوبارہ خدا تعالیٰ کا یہی کلام حیرت انگیز طور پر پورا ہوا۔ جبکہ انگریزوں کو برما۔ ملایا اور سنگاپور میں جاپانیوں کے ہاتھ سے شکست کھائی اس زمانہ میں یہ وحی حضرت مسیح موعودؑ پر ہندوستان میں نازل ہوئی تھی اور برما ملایا ہندوستان کے لحاظ سے قریب کی زمین میں واقع تھے۔ لغت میں الروم نصاریٰ کو بھی کہتے ہیں جس طرح انگریز نصاریٰ ہونے کی وجہ سے الروم کے لفظ کے مصداق تھے

اس پیشگوئی کو قرآن شریف کی پیشگوئی سے عجیب مشابہت ہے۔ اس وقت بھی رومی سلطنت نے جو عیسائی تھی۔ ایرانیوں سے جو مشرک تھی شکست کھائی تھی۔ اس زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یعنی انگریزوں نے جو عیسائی تھے اور نصاریٰ ہونے کی وجہ سے لفظ الروم کے مصداق تھے۔ . . . جاپانیوں کے ہاتھ سے جو مشرک تھے [illegible] ہزیمت اٹھائی۔ پھر دوسری مشابہت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ وحی ملک عرب میں نازل ہوئی اور ملک شام عرب کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے ادنی الارض (قریب کی زمین) کا مصداق تھا اس زمانہ میں یہی وحی دوبارہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود پر ہندوستان میں نازل ہوئی۔ برما اور ملایا ہندوستان کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے ادنی الارض (قریب کی زمین) کے الفاظ کے مصداق تھے جب انگریزوں کو برما۔ ملایا اور سنگاپور میں شکست ہوئی۔ انہی دنوں مولوی ابو العطاء صاحب نے اس پیشگوئی کی طرف ایک تقریر میں توجہ دلائی تھی۔ اور بیان کیا تھا کہ [illegible] برما اور ملایا میں اس وقت جو انگریزوں کو شکست ہوئی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی غلبت الروم فی ادنی الارض لیکن اس پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی ہے اور وہ یہ ہے وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ وہ مغلوب ہونے کے بعد پھر غالب ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جاپانیوں کو برما اور ملایا پر قابض ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ پھر انگریزوں نے اس علاقہ کو فتح کر لیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا۔

اس وقت ہندوستان میں خدا تعالےٰ کے قہری نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے مطابق ہیں جو حضور نے ۱۹۰۶ء میں اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں جنگ عظیم کی تباہیوں کا نقشہ کھینچنے کے بعد اہلِ ہند کو مخاطب کر کے بیان فرمائی۔ یہ مت سمجھو کہ ان ہولناک تباہیوں کے زلازل صرف یورپ اور امریکہ میں ہی آئے ہیں۔ اور ہندوستان ملک محفوظ ہے کیونکہ اس ملک میں بھی ایسی قیامت خیز تباہی ظاہر ہو گی کہ نوح کا زمانہ تمہیں یاد آجائے گا اور لوط کی بستی کا نظارہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے ہندوستان میں اس وقت جو قیامت برپا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے اور جیسا کہ پہلے ہر دو جنگ عظیم کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح جو تباہی اس وقت ہندوستان میں رونما ہے اس کی نظیر بھی دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی اور اس وقت ہم سب کی توجہ اس تباہی کی طرف لگی ہوئی ہے لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئی ان کی قریب کی زمین میں پوری ہوئی اور اسطرح حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا اس کا بھی اختصار کے ساتھ ایسے موقع پر ذکر کر دوں کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے حضرت مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان نشان [illegible]

شہداء

جب سے حضرت آدمؑ نے اس دنیا میں قدم رکھا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک کوئی انسان نہیں۔ جو ہمیشہ زندہ رہا ہو۔ ہر ایک کو کبھی نہ کبھی موت آ جاتی ہے۔ انسان پیدا بھی ہوتے ہیں۔ مر بھی جاتے ہیں۔ نئی نئی ہستیاں معرض وجود میں آتی ہیں۔ اور اپنی زندگی کے ایام گذار کر چلی جاتی ہیں۔ جب لوگ مر جاتے ہیں۔ تو چند دن تک اُن کے لواحقین کے دلوں میں اُن کی یاد تازہ رہتی ہے لیکن اس کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک نسل تک لوگ ان کو یاد رکھتے ہیں مگر اُس کے بعد بھول جاتے ہیں۔ آج دنیا میں کتنے انسان موجود ہیں۔ جن کو اپنا شجرۂ نسب یاد ہو۔ کون ہے جو اپنے تمام آباؤ اجداد کے ناموں سے واقف ہو۔ کتنے ہیں جو شروع سے اپنا خاندان بتا سکتے ہیں۔ مرنے کے بعد کچھ دنوں کے گذرنے پر وہی رشتہ دار جن کے لئے انسان سب کچھ کرتا ہے۔ اُسے بھول جاتے ہیں۔ اور آخر کچھ عرصہ گذرنے پر مرنے والے کا نام مٹ جاتا ہے۔ اور کسی کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ فلاں نام کا کوئی شخص موجود تھا۔ زندگی میں انسان بہت سی دولت بھی جمع کر لیتے ہیں۔ وہ بہت بڑی بڑی عمارات بھی تعمیر کر لیتے ہیں مگر بعد میں کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ آخر وہ عمارات بھی کچھ مدت کے بعد مٹ جاتی ہیں۔ اور اُن کے بنانے والوں کا نام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اور دنیا اُن کے حالات سے بالکل ناواقف ہو جاتی ہے۔ بستر پر کروڑہا لوگ مرے۔ مگر کیا کوئی آج تک یہ کہتا سنا گیا ہے۔ کہ صاحب میں فلاں شخص کی اولاد میں سے ہونے کا شرف رکھتا ہوں۔ جو بستر پر مر گیا تھا۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے۔ صرف اس لئے کہ جو اشخاص دنیا سے رشتہ جوڑتے ہیں۔ وہ ایک بے وفا ساتھی اپنے لئے بناتے ہیں۔ اور دنیا سے یہ توقع کرنی بالکل فضول ہے کہ وہ اپنے دوستوں کا نام ہمیشہ کے لئے قائم کر سکے گی۔ اس کے مقابلے میں اُن اشخاص کو لیجئے۔ جو خدا سے اپنا ناطہ جوڑتے ہیں کیا آج تک کسی خدا کے دوست کا نام بھی دنیا سے مٹا۔ یہ کہئے تو آپ نے یقیناً کسی کو نہ سنا ہوگا۔ کہ میں ایک بستر پر مرنے والے کی اولاد ہوں مگر دنیا میں وہ لوگ آج تک موجود ہیں۔ جو فخریہ طور پر یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں فلاں شخص کی اولاد ہوں۔ جس نے خدا کے لئے لڑتے ہوئے جان

شخص کی نسل سے ہوں۔ جس نے اپنے آپ کو باری تعالےٰ کے راستے میں قربان کیا میں اُس انسان کا وارث ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتا ہوا شہید ہوا۔ تاریخ بستر پر مرنے والوں کا نام محفوظ نہیں کیا کرتی۔ قوموں کی تاریخ میں اُن اشخاص کے نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہتے ہیں۔ جو اپنے خون سے قوم کے پودے کی جڑیں مضبوط کیا کرتے ہیں۔ انسان دولت حاصل کرتا ہے اس لئے کہ دنیا اُس کا نام عزت سے لے وہ فوت کے پیچھے پڑتا ہے۔ اس لئے کہ اہل جہاں کی نظریں اُس کی طرف اٹھیں وہ حشمت کا طالب ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جب وہ بازار میں سے گذرے تو لوگ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور انگلیاں اٹھیں کہ فلاں شخص جا رہا ہے۔ مگر یہ زور کتنے دنوں رہتا ہے۔ وہی نام جس کو پیدا کرنے کے لئے وہ اتنا وقت۔ دماغ آرام سبھی کچھ قربان کر دیتا ہے۔ آخر اُس کے مرنے سے پہلے یا کچھ عرصہ بعد کالعدم ہو جاتا ہے۔ دنیا کو اتنا بھی یاد نہیں رہتا کہ فلاں نام کے شخص نے اتنی دولت پیدا کی۔ وہ مٹ جاتا ہے۔ اور اس کے مٹنے کے بعد اُس کا نام بھی مٹ جاتا ہے۔ آج تک کروڑہا انسان پیدا ہوئے۔ انہوں نے اربوں ارب روپے کمائے۔ مگر کیا اس سے اُس کا نام زندہ رہ گیا۔ کیا وہ دولت پیدا کرنے کی وجہ سے گوشۂ گمنامی سے بچ گئے۔ کیا اُن کا روپیہ اُن کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ کر گیا۔ صرف یہ ہوا کہ انہوں نے زندگی میں چند دن فارغ البالی سے گذار لئے۔ یا اپنی اولاد کے لئے کچھ دنوں کا سامان چھوڑ گئے۔ وہ بیشک اچھی چیزیں کھا گئے۔ اچھی پوشاکیں اُن کا جزو بدن رہیں۔ آرام و آسائش کے تمام سامان اُن کے پاس موجود رہے۔ مگر آخر وہ بھی مٹ گئے۔ اور اُن کا نام بھی۔ اس کے مقابل پر بعض وہ اشخاص بھی تھے۔ جن کو کھانے کے لئے روٹی نہیں ملتی تھی۔ ان کے تن کو ڈھانپنے کے لئے پورا کپڑا میسر نہ ہوتا تھا۔ وہ زمین پر سوتے تھے اور آسمان اُن کی چھت تھی۔ مگر وہ خدا کی راہ میں مارے گئے۔ اور آج تک لوگ اُن کا نام عزت سے لیتے ہیں۔ تاریخ کے اوراق اُن کے کارناموں سے بھرپور ہیں۔ دنیا اُن کا نام عزت سے لیتی ہے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے مال و دولت سے بھرپور تھے

اُن کے پاس روپیہ بہت تھا۔ اُن کے پاس قیمتی کپڑے تھے۔ اُن کے پاس خدمتگذار تھے۔ اُن کے لئے عالیشان محلات تھے۔ مگر کیا اُن کا نام اس مال و دولت کی وجہ سے زندہ رہا۔ کیا آج کوئی ایسا شخص ہے۔ جو اُن کی اولاد ہونے پر فخر محسوس کرے۔ مگر اُن کے مقابل میں عرب کے وہ لوگ تھے۔ جن کے پاس نہ مال تھا نہ دولت تھی۔ نہ جائداد تھی۔ نہ قیمتی پوشاکیں تھیں۔ نہ عالیشان مکان تھے۔ اور نہ ہزارہا نوکر تھے۔ مگر اُن کی جان خدا کے راستے میں قربان ہوئی۔ اس لئے اُن کا نام آج تک زندہ ہے۔ اور اگر کوئی قیصر و کسریٰ کا نام لیتا بھی ہے۔ تو یہ بتلانے کے لئے کہ ان کے خلاف خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے میرے آباؤ اجداد شہید ہوئے۔ خالد بن ولیدؓ کی اولاد ہونا تو سب کے لئے باعث فخر ہے۔ مالکؓ کا وارث ہونا تو سب کے لئے باعث افتخار ہے۔ اور بلال حبشیؓ کی نسل میں سے ہونا تو سب کے لئے عزت کا باعث ہے۔ مگر کیا قیصر و کسریٰ کی موت بھی اُن کے نام کو اُسی عزت کے ساتھ قائم رکھ سکی۔ جس عزت کے ساتھ ان دنیا کی نگاہ میں معمولی حیثیت رکھنے والوں کا نام آج تک زندہ ہے اور رہے گا۔ قیصر و کسریٰ نے اپنی شان اس قدر کیوں بڑھائی۔ صرف اس لئے نہیں۔ کہ وہ چند روزہ زندگی آسائش سے گذار سکیں۔ بلکہ اس لئے کہ اُن کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں اُن پر فخر کر سکیں مگر کیا وہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکے؟ اگر وہ کامیاب نہیں ہوئے اور یقیناً نہیں ہوئے۔ تو اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ حصول دنیا میں کامیابی نے آج تک کبھی کسی شخص کا نام زندہ نہیں رکھا۔ نام انہیں کا زندہ رہا کرتا ہے۔ جو خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا کرتے ہیں۔ کئی دولتمند ہیں۔ جو اپنی دولت کی وجہ سے مار دیئے گئے۔ کئی صاحب جائداد ہیں۔ جو اپنی جائداد کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں دولت کی وجہ سے گنوائی۔ مگر کیا اُن کا نام لوگ ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ کیا اُن کا نام عزت سے ہر کوئی لیتا ہے۔ آپ کی اپنی زندگی میں سینکڑوں آدمی ایسے مارے گئے ہوں گے۔ جن کے پاس دولت تھی۔ اور کسی نے اس پر قبضہ کرنے کے لئے اُن کو قتل کر دیا۔ کیا آپ کو اُن سب کے نام یاد ہیں کیا آپ کے دل میں اُن سب کے لئے وہی عزت ہے۔ جو ایک خدا کی راہ میں مرنے والے کی ہوا کرتی ہے۔ زندگی اُن کی بھی ضائع ہوئی اور زندگی اس کی بھی ضائع ہوئی مگر وہ کیا بات تھی۔ جو اس کے نام کو تو ایک لافانی نام بنا گئی اور اُن کے نام کو اُن کے اپنے ہمعصر لوگ بھی نہ جان سکے۔ وہ صرف یہی فرق تھا۔ کہ وہ دنیا کی خاطر مرے۔ اور یہ خدا کی خاطر قربان ہوا جان اس کی بھی غیر کے ہاتھوں ضائع ہوئی۔ اور ان کی بھی غیر کا شکار یہ ہوا۔ مگر یہ مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور وہ مر کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ایسی ہزارہا مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ موت تو ہر ایک کو آنی ہے۔ مگر خدا کی راہ میں جو موت آئے اُس سے بہتر اور کوئی موت نہیں انسان اپنے نام کو زندہ رکھنے کے لئے سب کچھ کرتا ہے۔ اور نام کو زندہ رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ انسان خدا کے راستے میں قربان ہو جائے۔ جو دنیا کی راہ میں مرتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے اور جو خدا کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ وہ ابدی زندگی پاتا ہے۔ اس کی راہ میں مرنے سے آج تک کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ دنیا کی راہ میں مرنے والوں کو دنیا خود ہی بھول جائے گی۔ اور خدا پر اُن کا کوئی حق نہ ہوگا۔ مگر خدا کی راہ میں مرنے والوں کو دنیا بھی ہمیشہ یاد رکھے گی۔ اور عزت سے یاد رکھے گی۔ اور خدا بھی اُن سے ایک شفیق دوست کا سلوک کرے گا۔ کیونکہ خدا کسی کی دوستی کو بھولا نہیں کرتا۔ جو خدا کی راہ میں شہید ہوئے۔ وہ آج تک زندہ ہیں۔ اور ابد تک زندہ رہیں گے دنیا بھی انہی کی ہے۔ اور خدا بھی انہیں کا۔ دنیا کے لئے مرنا اپنی جان کو ضائع کرنا ہے۔ اور خدا کے لئے مرنا ابدی زندگی اور عزت حاصل کرنا ہے۔ اے خدا تو شہداء پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرما۔ اور ان کی نسلوں کو بار آور کر اور خادم دین بنا۔ آمین۔

(خاکسار) مجاز نصر اللہ خان بی۔ اے واقف زندگی

اعلان برائے عہدیداران مال جماعتہائے احمدیہ یوپی۔ بنگال اور اڑیسہ

بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مذکورہ بالا علاقہ جات کی جماعتوں کی طرف سے کوئی چندہ نہیں آ رہا۔ اور روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لہٰذا جس قدر روپیہ جمع شدہ ہو۔ کل روپیہ فوراً بھجوا دیا جائے۔ اور اگر بذریعہ منی آرڈر بھجوایا نہ جا سکے۔ تو ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو چاہیئے۔ کہ بذریعہ ڈرافٹ روپیہ ارسال کر دیں۔ ڈرافٹ اور روپیہ کی رقم بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کی جائے۔ حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ ... نا ... ۱/۴ یا ۱/۲ کا سوال نہیں۔ بلکہ محافظ ...

مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف

ایران میں غم و غصہ کا اظہار

طہران ۱۳۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ایران میں ہندوستان کے مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر جو ہندو اور سکھ مقیم ہیں۔ ان کے تعلقات ایرانیوں کے ساتھ دن بدن کشیدہ ہو رہے ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں حکومت ہند کو بھی مدد کے لئے لکھا ہے۔

مسلمانوں پر مظالم کی تفصیلی خبریں ایران کے اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے ایرانیوں کے جذبات مشتعل ہو رہے ہیں۔ حکومت ہند نے اپنے سفیر برائے ایران کو اس سلسلے میں ہدایت کر دی ہے کہ وہ جلد سے جلد طہران روانہ ہو جائے۔

ایک ماہ میں پاکستان کی سرحد پر

چوبیس حملے کئے گئے

لاہور ۱۳۔ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ گذشتہ ایک ماہ میں مشرقی پنجاب کے جرائم پیشہ سکھوں کے مسلح گروہوں نے سرحد پار کر کے مغربی پنجاب کے دیہات پر چوبیس دفعہ حملے کئے۔ ان حملوں کا مقصد بالعموم چوریاں کرنا تھا۔ اکثر مواقع پر حملہ آور پولیس کو دیکھتے ہی فرار ہوتے رہے۔ چند مرتبہ سرحدی پولیس کے گشتی دستوں سے ان کی مڈبھیڑ ہوئی۔ جس میں وہ خاصا نقصان اٹھا کر پسپا ہوتے رہے۔ جن دیہات پر حملے ہوئے ان کے باشندوں کے بیان کے مطابق بعض حملوں میں مشرقی پنجاب کی پولیس کے دو سکھ افسر بھی شامل ہوتے رہے۔ یہ حملے ضلع لاہور اور ضلع گورداسپور کی تحصیل شکرگڑھ کے دیہات پر ہوتے ہیں۔

پاکستان فیڈرل کورٹ کے پہلے جج

سر محمد ظفر اللہ خاں؟

کراچی ۱۲۔ اکتوبر۔ گلوب کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر کراچی میں پاکستان کا فیڈرل کورٹ قائم کر دیا جائے گا۔ ابتدا میں صرف ایک جج مقرر کیا جائیگا۔ اور یہ جج غالباً سر محمد ظفر اللہ خاں ہوں گے۔ چونکہ سر محمد ظفر اللہ خاں ان دنوں مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کے آنے تک غالباً سر عبدالرشید چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ ان کی جگہ قائم مقام جج کے طور پر کام کریں گے سندھ چیف کورٹ کو ہائی کورٹ بنانے کا سوال بھی زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں بہت جلد سرکاری طور پر اعلان ہونے کی امید ہے۔

کراچی ۱۲۔ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے برطانیہ سے بنکنگ کے مشہور ماہر مسٹر کیڈنگٹن کی خدمات حاصل کر لی ہیں

پاکستان کی پہلی غذائی کانفرنس۔ وزیر خوراک کی اہم تصریحات

لاہور ۱۳۔ اکتوبر۔ آج پاکستان کی پہلی غذائی اور زراعتی کانفرنس وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خاں کی صدارت میں شروع ہوئی۔ وزیر خوراک نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس وقت دنیا بھر کو غذائی قلت کا سامنا ہے۔ ہم نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک کی بھی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپ نے پاکستان کی غذائی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ چٹاگانگ میں اچانک سیلاب آجانے اور مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے مسئلہ کی وجہ سے ہمیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم صورت حالات پر قابو پانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔ سندھ نے کافی اناج اور چاول پاکستانی علاقوں کے لئے فراہم کیا۔ لیکن پھر بھی مشرقی بنگال کو ابھی تیس ہزار ٹن مزید چاول درکار ہے جس کے لئے غالباً ہمیں بین الاقوامی مدد حاصل کرنی پڑے گی۔

مسٹر غضنفر علی خاں نے پناہ گزینوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کے بعض غیر ذمہ دار لیڈروں کی شدید مذمت کی اور وسیع پیمانے پر تبادلہ آبادی کو دونوں نو آبادیات کے لئے خطرناک بتایا۔ آپ نے مشرقی پنجاب اور دہلی سے آنے والے پناہ گزینوں کو یقین دلایا کہ پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتیں اپنے پناہ گزین مسلمان بھائیوں کے لئے غذا مہیا کرنے اور انہیں پھر سے بسانے کی پوری کوشش کریں گی۔

وزیر خوراک نے دوران تقریر میں بتایا کہ پاکستان ورلڈ فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کا رکن بن گیا ہے۔

کانفرنس کے فیصلے

اس کانفرنس میں چالیس نمائندے شریک ہوئے۔ صوبائی نمائندوں نے زیادہ سے زیادہ غذائی امداد کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ایک غذائی اور زراعتی کونسل قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ایک اور کمیٹی میاں افضل حسین کی صدارت میں قائم کی گئی۔ زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کو تیز کرنے اور غذا مہیا کرنے کی موجودہ مشینری کو زیادہ مفید بنانے کے لئے بھی بعض اہم تجاویز منظور کی گئیں۔

اسلامی حکومتوں کے اتحاد کی ضرورت کا احساس

نا سردہ ۱۳۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان وفد کے رکن سر محمد ظفر اللہ خاں نے مجلس اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی میں جو تقریر کی ہے۔ اس سے عرب ممالک پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے مصری اخبارات نے مسلمان حکومتوں کے اتحاد اور وحدت پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔

الحاج جمال الحسینی نے وزیر اعظم مصر سے ملاقات کی ہے اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان میں آنیوالے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے مصر میں بھی ایک امدادی کمیٹی قائم کی جائے۔

اشتراکیت پھیلنے کا شدید خطرہ ہے

گورنر سندھ کی تقریر

کراچی ۱۳۔ اکتوبر۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ گورنر سندھ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے ڈر ہے کہ ہمارے وسیع براعظم میں اشتراکیت نہ پھیل جائے۔ ایک طرف انتہائی غربت اور دوسری طرف انتہائی امارت ہے اس کی وجہ سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے پاکستان اور ہندوستان دونوں حکومتوں کے لیڈروں کا اولین فرض ہے کہ وہ عوام کو پیٹ بھر کر کھانا دیں اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کو ختم کر کے امراء اور غرباء کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دونوں حکومتوں میں بے چینی اور بدنظمی کا پیدا ہونا ناگزیر ہے۔

یوپی کے مسلمان لیڈروں کا

قابل تقلید اقدام

لاہور ۱۳۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی مسلم لیگ کے مقتدر لیڈروں کا ایک وفد لاہور پہنچا ہے یہ وفد مغربی پنجاب۔ سرحد اور سندھ کا دورہ کر کے فرقہ وارانہ حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریگا اور پاکستان کی اکثریت کو رواداری اور امن سے رہنے کی تلقین کرے گا۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں۔ سید محمد رضوان اللہ ممبر دستور ساز اسمبلی ہندوستان (۲) مسٹر حبیب الرحمان ایم ایل اے یوپی اسمبلی۔ مولوی مودود احمد ممبر ورکنگ کمیٹی یوپی مسلم لیگ۔ حافظ مشتاق احمد کارکن یوپی مسلم لیگ۔

حکومت پاکستان میں نئے تقرر

کراچی ۱۲۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صدیق علی خاں کو مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کا سیاسی سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر کریگ کوسن کو مرکزی حکومت پاکستان کے محکمہ امور خارجہ کا جائنٹ سکرٹری بنا دیا گیا ہے۔

حکومت سندھ نے برطانیہ سے بنکنگ کے مشہور ماہر مسٹر کیڈنگٹن کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ آپ سندھ میں زراعتی کوآپریٹو بنک چلائیں گے۔

مہاراجہ کشمیر کو نواب دیر کا انتباہ

دیر ۱۳۔ اکتوبر۔ ریاست دیر کے نواب صاحب نے مہاراجہ کشمیر کے نام ایک تار روانہ کیا ہے۔ جس میں انہیں یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ ریاستی اکثریت کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان کر دیں۔ نواب صاحب نے مہاراجہ کشمیر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ پاکستان میں شامل نہ ہوئے تو نتائج کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے

کیا وزیر اعظم پاکستان لندن جائینگے؟

کراچی ۱۳۔ اکتوبر۔ ڈیلی گزٹ اس رپورٹ کے لئے ذمہ دار ہے کہ آنریبل لیاقت علی خاں عنقریب لندن جانے والے ہیں۔ اس اخبار کی روایت کے مطابق پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم لندن نے وزیر اعظم پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ فرصت نکال کر جلد از جلد لندن تشریف لائیں۔

مشرقی پنجاب سے مسلم پناہ گزینوں کی آمد

لاہور ۱۳۔ اکتوبر۔ آج انبالہ سے مسلم پناہ گزینوں کو لے کر چھ ٹرینیں ملتان کی طرف روانہ ہوئیں۔ وہ ملتان سے غیر مسلم پناہ گزینوں کو سوار کر کے مشرقی پنجاب میں پہنچائیں گی۔ بارہ اکتوبر کو پچاس ہزار پناہ گزین پاکستان میں داخل ہوئے۔

عراق میں امریکی مشن کا بائیکاٹ

بغداد ۱۳۔ اکتوبر۔ اتحادی جمعیت اقوام میں امریکہ کی یہود نوازی کے خلاف بطور احتجاج بغداد میں امریکی کانگرس کے مشن کا بائیکاٹ کیا گیا ہے اب یہ مشن کل طہران روانہ ہو جائے گا۔

عراقی اخبارات نے آج فلسطین کے متعلق امریکی رویہ پر شدید احتجاج کیا ہے

پناہ گزینوں کے لئے داخلے کا کارڈ

لاہور ۱۳۔ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ جب پناہ گزین پاکستان کی حدود میں شامل ہوا کریں گے تو ہر پناہ گزین کو داخلہ کا ایک کارڈ دیا جایا کرے گا۔

حکومت ہندوستان سے مذاکرات کے بعد حیدرآبادی وفد اعلیحضرت نظام سے مشورے کے لئے واپس چلا گیا

قادیان کے مقامی افسر پناہ گزینوں کو معمولی ساز و سامان بھی لانے نہیں دیتے جو شہر میں رہنے پر مصر ہیں انہیں شہر سے نکل کر بورڈنگ ہاؤس میں آنے کیلئے تنگ کیا جا رہا ہے

مشرقی پنجاب میں اناج سبزیوں پھلوں اور چارے کا قحط

اخبار نویسوں کی کانفرنس میں ڈاکٹر گوپی چند کی تقریر

شملہ ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا اگر مرکز کی طرف سے کوئی مدد نہ کی گئی تو مشرقی پنجاب میں خوراک کا قحط واقع ہو جائیگا۔ آپ نے کہا اناج کے تمام ذخیرے ختم ہو چکے ہیں اور اگر جلد کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ تو لوگوں کو چاہئے کہ قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں اناج کے علاوہ سبزیوں، مویشیوں کے چارے اور پھلوں کے قحط کی طرف بھی اشارہ کیا۔ آپ نے کہا کہ عام کمی کے علاوہ حکومت پاکستان نے جو ۷۵ ہزار من گندم دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے بھی اس میں سے صرف ۳۲ ہزار من گندم ہی مہیا کی ہے۔ اور بقایے کی امید بہت کم ہے خریف کی بہت سی فصلیں لوٹ لی گئی ہیں یا جلا دی گئی ہیں ان سب کے علاوہ سیلاب نے ہماری تکالیف میں معتد بہ اضافہ کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا تقریباً ۱۰ لاکھ غیر مسلم مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب میں لائے جا چکے ہیں اور تقریباً ۱۲ لاکھ مسلمان مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب بھیجے جا چکے ہیں۔ ابھی تقریباً مشرقی پنجاب کے سترہ ہزار مسلمان جو یوپی میں تھے اور دھلی کے ۳۹ ہزار مسلمانوں کا معتد بہ حصہ بھی مغربی پنجاب کو بھیجا جائیگا۔ اراضی کی تقسیم کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کہا اگر بیکانیر الور۔ بھرت پور اور دھرت پور کی ریاستوں نے ہماری مدد کی۔ تو یہ کام بھی آسان ہو جائیگا۔

مسلم اقلیت کا شوروشر یا غیر مسلم اکثریت کی ایجی ٹیشن

دونوں میں سے جو چاہو انتخاب کر لو

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے مذاکرات کے متعلق اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ گئے ہیں۔ حیدرآبادی مندوبین ہوائی جہاز کے ذریعے واپس حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں تا کہ اعلیحضرت نظام کو تین روزہ مذاکرات کے نتائج سے آگاہ کر کے اُن کا مشورہ حاصل کریں۔

اس وفد کے ۱۶ اکتوبر تک لوٹنے کی توقع ہے۔ وفد کی جلد واپسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی یونین گفت و شنید کو لمبا نہیں کرنا چاہتی۔ وفد کو حکومت ہندوستان کی پالیسی سے کلیتہً واقفیت ہو گئی ہے کیونکہ دہلی کی گفت و شنید میں بے تکلفی اور صاف گوئی نقطہ مرکزی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حیدرآباد حکومت ہندوستان سے تعاون کی خواہش ضرور رکھتی ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ مسلم اقلیت سٹیٹ کے تمام شعبوں پر چھائی ہوئی ہے حکومت کی سرگرمی کسی قدر سرد پڑ جاتی ہے اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی پسند نہیں کرتی کہ اس کا شمار دوسری چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے زمرے میں ہو حیدرآباد کے وفد کے سامنے دو نوں باتیں رکھ دی گئی ہیں کہ وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے اپنے لئے انتخاب کر لے مسلم اقلیت کا شوروشر یا غیر مسلم اکثریت کی ایجی ٹیشن۔ امید ہے کہ یہ گفت و شنید اس ہفتے کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔

کوئٹہ کے ہندو اور سکھ لوٹ آئے

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فسادات کے ایام میں جو سکھ اور ہندو کوئٹہ سے بھاگ گئے تھے۔ وہ اب واپس آگئے ہیں اور اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر دھلی چلے گئے تھے۔ لیکن وہاں کے ریلیف کیمپوں میں جو کوفت اٹھانا پڑی اور جن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ان سے تنگ آکر انہوں نے اپنے گھروں میں لوٹ آنے کو ترجیح دی ہے۔ صدر بلوچستان مسلم لیگ نے آٹھ مسلمانوں اور سات غیر مسلمانوں کی ایک امن کمیٹی بنا دی ہے۔ جو کوئٹہ اور دوسرے شہروں میں اس بات کی تلقین کر رہی ہے کہ غیر مسلم بھاگ جانے کا خیال ترک کر دیں اور مسلمانوں کو اس امر کی تاکید کر رہی ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو واپس لانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی اپنے مشن میں کامیابی حاصل کر رہی ہے۔

عنافیلڈ بیٹری کی تبدیلی

خبر ہے۔ کہ عنافیلڈ بیٹری جو ایک ہی بیٹری لاہور میں مقیم تھی صوبہ سرحد کی طرف عنقریب تبدیل کر کے بھیج دی جائیگی۔ اور کوئی بیٹری اس کی جگہ نہیں آئیگی محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ حالات موجودہ میں یہاں دو بیٹریاں موجود ہونی چاہئیں۔ موجودہ بیٹری نے پناہ گزین لانے میں بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ اس کو یہیں رکھ لینا چاہیئے۔

پٹیالہ میں پنتھک کانفرنس

نئی دھلی ۱۳ اکتوبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے حکومت ہندوستان سے مطالبہ کیا تھا کہ دھلی اور یوپی کے ان علاقوں سے جن کی حدیں پنجاب کی سرحدوں سے ملتی ہیں مسلمانوں کو نکال کر ان کی زمینیں اور جائدادیں مغربی پنجاب سے آئے ہوئے سکھوں کے حوالے کی جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے اس مطالبے کو رد کر دیا ہے۔ جس سے سکھ لیڈر عموماً اور مہاراجہ پٹیالہ خصوصاً ناراض ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مہاراجہ پٹیالہ کی دعوت پر ۲۴ اکتوبر کو اکالی پنتھک پارٹی کی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں بڑے بڑے سکھ لیڈر اور سکھ ریاستوں کے اکابر شامل ہوں گے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں مشرقی پنجاب کی عام صورت حالات اور خالص سکھ راج کے قیام کے متعلق بحث و تمحیص ہوگی۔

ہندوؤں پر بھی ہاتھ صاف ہونے لگا

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۴-۵ اکتوبر کی درمیانی رات کو بیس سکھوں کے ایک جتھے نے موضع ابلوان پر حملہ کر دیا۔ یہ گاؤں ضلع جالندھر میں واقع ہے اور اس میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ سکھوں نے ہندوؤں کا بہت سا مال لوٹ لیا اور لڑکی کو اٹھا کر لے گئے۔

مشرقی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ارکان

۷۹ سے ۸۱ ہو گئے

شملہ ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کا بجٹ سیشن یکم نومبر کو شروع ہوگا اور غالباً سارا مہینہ جاری رہے گا یہ اجلاس کونسل آف اسٹیٹ کے ہال میں ہوا کرے گا۔ جو گورنر جنرل لاج میں واقع ہے قصور سب ڈویژن کے علاقہ تریٹی اور ضلع گورداسپور کی تین تحصیلوں کے مشرقی پنجاب میں شامل ہو جانے کی وجہ سے اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ۷۹ کی بجائے ۸۱ ہو گئی ہے۔ چھ زائد ممبروں میں سے دو مسلمان ممبر چودھری فتح محمد سیال (حلقہ بٹالہ) اور چودھری غلام فرید (حلقہ مشرقی گورداسپور) بھی شامل ہیں۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس اجلاس میں کوئی مسلم رکن شامل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اب کوئی مسلم ایم۔ ایل اے مشرقی پنجاب میں نہیں رہا۔

ریلوے کے ایک اعلیٰ مسلم افسر کی گرفتاری

کلکتہ ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستانی حکومت کی سپیشل پولیس نے ایسٹ انڈین ریلوے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ مسٹر اے۔ جی۔ خان کو موڑہ ریلوے سٹیشن پر حراست میں لے لیا۔ ۔۔۔ آپ پاکستان جا رہے تھے۔ آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ کے قبضہ سے ناجائز سرکاری مال برآمد ہوا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اے۔ جی۔ خان صاحب کو دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

قادیان کی صورت حالات

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں۔ کہ قادیان کی اطلاعات سے بیاں سخت بے چینی پھیل رہی ہے قادیان کے مقامی حکام پناہ گزینوں کو اپنا مال و اسباب نہیں لے جانے دیتے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ احمدیوں کو مذہبی لٹریچر۔ تاریخی ریکارڈ اور اپنے بچے کھچے ذاتی اسباب سے بھی محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ دونوں حکومتوں کا فیصلہ قادیان کے مقامی حکام کے رویّے کے بالکل خلاف ہے

اس کے علاوہ وہ مقامی حکام قادیان کے باشندوں کو شہر سے نکل کر بورڈنگ ہاؤس میں چلے جانے پر زور دے رہے ہیں اس حصے میں جس میں یہ لوگ مقیم ہیں بانی سلسلہ احمدیہ کے مکانات اور وہ خاص مقدس مساجد ہیں جن سے آپ کی زندگی کو گہرا تعلق رہا ہے۔ اور وہ مقدس قبرستان واقع ہے جس میں آپ مدفون ہیں۔